بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرمتِ مصاہرت

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن مجید میں ضابطہء حیات بیان کر دیا ہے، اور بتایا ہیکہ رشتہ دو(۲) طریقوں سے ثابت ہوتا ہے۔ایک تو نسبِ (باپ دادا کیطرف) سے اور دوسرا صِھرؔ (عورتوں سے ازدواجی تعلقات کیوجہ) سے۔سورۂ نسآء کی آیت ۲۳ ''حُرِّمت عَلَیْکُمْ اُمَّھٰتکم و بنٰتُکمْ........ ان اللّٰہ کان غفورًا رّحیما'' میں اکثر ان عورتوں کو بیان کر دیا ہے جن سے نسبی رشتے کی وجہ سے نکاح حرام ہے اور سورۂ نساء آیت ۲۲ میں ''وَ لا تنکحوا مَا نکح اباء کم من النّساء ترجمہ: تم ان عورتوں سے نکاح مت کرو جن سے تمھارے باپوں نے نکاح کیا ہے'' میں ان عورتوں کو بیان کیا ہے جن سے مصاہرت کی وجہ سے نکاح حرام ہیں۔عربی میں نکاح کا لفظ مرد اور عورت کے تعلقات کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے، یہاں عقد (اصطلاحی نکاح) اور ازدواجی تعلقات (غیر نکاح) دونوں معنی مراد لیے جاسکتے ہیں۔فقہ میں عورت سے نکاح کی جو حُرمت ازدواجی تعلقات کی بناء پر ہوتی ہے اسے ''حُرمتِ مصاہرت'' کہتے ہیں۔جمہور علماء کے نزدیک یہ حُرمت عقد (اصطلاحی نکاح) نیز ازدواجی تعلقات (غیر نکاح یعنی زنا) دونوں سے ثابت ہوتی ہے۔ احناف کے نزدیک حُرمتِ مصاہرت کیلئے اصول ہے ''حرمتِ مصاہرت کا ثبوت صرف صحبت اور ہمبستری پر منحصر نہیں ہے بلکہ حالت شہوت میں بلا حائل ایک دوسرے کے بدن کو مس کرنے، چومنے، بوسہ لینے اور شرم گاہ کو دیکھنے سے بھی حُرمتِ مصاہرت ثابت ہوتی ہے۔یہ افعال قصداً (جان بوجھ کر) ہوں یا نسیاناً (انجانے میں یا بھول کر) ہوں، راضی خوشی سے ہوں یا کسی کے مجبور کرنے سے (درمختار ج ۲ ص ۲۸۶، ۲۸۷)۔

لیکن غیر مقلدین کے نزدیک نکاح کی یہ حُرمت صرف عقد (اصطلاحی نکاح) ہی سے ثابت ہوتی ہے، زنا سے ثابت نہیں ہوتی۔احناف کے رَد میں جو مسائل اور سوالات غیر مقلدین انجانے میں یا غلطی کے ضمن میں یا صرف چھونے کے سلسلے میں پیش کرتے ہیں وہ تو صرف جذبات کے استحصال کیلئے ہے، ورنہ زنا (ہمبستری یعنی دخول بھی) جان بوجھ کر ہو اور راضی خوشی سے ہو پھر بھی اس سے غیر مقلدین کے نزدیک حُرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی۔غیر مقلدین کے اس اصول کی بناء پر ان کے نزدیک باپ بیٹی، بھائی بہن، ماں بیٹے کا نکاح جائز ہے۔غیر مقلدین کا یہ اصول ان کے علماء کے فتاوے میں تحریر ہے، ملاحظہ ہو نزل الابرار ج ۲ ص ۲۰۔۲۱ اور غیر مقلدین علماء کی دیگر کتابیں۔غیر مقلدین کی حرمتِ مصاہرت کے اصول کا نتیجہ یہ ہے کہ اگر ایک مرد اور عورت بغیر نکاح کے ایک ساتھ رہ رہے ہیں اور ان کے نطفے سے لڑکا اور لڑکی پیدا ہوئے تو وہ باپ اپنی بیٹی سے نکاح کرسکتا ہے، وہ بیٹا اپنی ماں سے نکاح کر سکتا ہے اور وہ بھائی بہن ایکدوسرے سے نکاح کر سکتے ہیں۔اور یہ فتاوے صراحت کے ساتھ غیر مقلدین علماء کی کتابوں میں موجود ہیں۔

زیرِ نظر فتویٰ ''سہواً محرم عورت سے ملامست کا حکم'' فرقہ اہلحدیث کے ایک مشہور ادارہ الجامعۃ المحمدیہ منصورہ، مالیگاؤں کے ایک مفتی کا ہے جو انھیں کے ایک رسالہ ''صوت الحق'' میں شائع ہوا تھا۔مذکورہ مفتی صاحب نے مدینہ یونیورسٹی سے پی۔ایچ۔ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے، زیرِ نظر فتویٰ میں انھوں نے ازدواجی تعلقات کی بناء پر حُرمتِ مصاہرت کا انکار کیا ہے، حالانکہ موصوف جس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں ان کے نزدیک ''صریح ہمبستری'' سے بھی حُرمتِ مصاہرت ثابت نہیں ہوتی۔اس فتوے کے جائزے میں شرعی دلائل کے ذریعے گرفت کی گئی ہے اسے آئندہ صفحات میں ملاحظہ کیجئے۔

(پروفیسر مولانا) ہلال احمد

صدر جمعیت المسلمین

مولوی عثمان پورہ مالیگاؤں

پن کوڈ: 423203 مہاراشٹر۔ الہند